REGD No. L-5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۲ نبوت ۱۳۳۷ ہش | ۲۲ نومبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
[illegible]
کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سمگلنگ کی روک تھام کیلئے سرحدی پولیس کی نئے سرے سے تنظیم کی جارہی ہے

سرحدی پولیس کو پہلے سے اور زیادہ مضبوط کیا جائیگا۔ وزیر داخلہ کے ایم شیخ کا اعلان

کراچی ۲۱ نومبر۔ وزیر داخلہ لیفٹننٹ جنرل کے ایم شیخ نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت سمگلنگ کو ختم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ آپ نے کل ایک بیان میں بتایا۔ کہ سمگلنگ کی روک تھام کے لئے سرحدی پولیس کی نئے سرے سے تنظیم کی جارہی ہے۔ اور اسے اور زیادہ مضبوط کیا جارہا ہے۔ تاکہ یہ اپنے فرائض سے زیادہ موثر طریق پر عہدہ برآ ہو سکے۔ آپ نے فرمایا حکومت کسی حال میں بھی سمگلنگ کو دوبارہ پنپنے نہیں دے گی۔ یہی وجہ ہے کہ مشرقی پاکستان میں فوجی عدالتیں پھر سے قائم کر دی گئی ہیں۔ جناب کے ایم شیخ نے عوامی زندگی سے رشوت ستانی کا خاتمہ کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ آپ نے فرمایا ایسے حالات پیدا کرنے نہایت ضروری ہیں کہ معاشرے میں رشوت ستانی کے لئے قطعاً کوئی گنجائش نہ رہے۔ اس سلسلے میں ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ کارکردگی اور دیانت کی چھان بین کرنے والی کمیٹیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا یہ کمیٹیاں عنقریب اپنا کام شروع کر دیں گی۔ ان کی تشکیل مکمل ہو چکی ہے۔ ان میں دیانت دار اور مخلص افراد کو شامل کیا گیا ہے۔

ملک کی مالی حکمت عملی پر نظر ثانی کی جارہی ہے

نئی حکمت عملی کے اثرات سنہ ۱۹۶۱ء میں منصۂ شہود پر آجائیں گے

اسلامیہ کالج لاہور میں مغربی پاکستان کے فنانس سیکرٹری مرزا مظفر احمد صاحب کی تقریر

لاہور۔ حکومت پاکستان کے فنانس سیکرٹری جناب مرزا مظفر احمد صاحب نے ۱۹ نومبر کو ایک تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ملک کی مالی حکمت عملی کی مستحکم بنیادوں پر ازسرنو تشکیل کی جارہی ہے۔ آپ نے فرمایا اس نئی حکمت عملی کے اثرات سنہ ۱۹۶۱ء تک منصۂ شہود پر آئیں گے۔ جناب فنانس سیکرٹری اکنامکس اور ریونیو سوسائٹی کی افتتاحی تقریب میں کالج کے طلباء سے خطاب فرما رہے تھے۔

پاکستان کی اقتصادی ترقی کی راہ میں جو رکاوٹیں حائل ہیں۔ آپ نے ان پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ اس بارہ میں اصل مسئلہ جو حکومت کو درپیش ہے وہ زرمبادلہ کی کمی ہے۔ آپ نے کہا ہوا یہ کہ ملک کے پہلے پانچ سالہ منصوبے میں اصل زور صنعتی ترقی پر دیا گیا۔ اور زراعت کو بڑی حد تک نظر انداز کر دیا گیا۔ آپ نے مزید کہا کہ اقتصادی عدم استحکام کی وجہ سے پہلے پانچ سالہ منصوبے میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہو سکی۔ اس منصوبے کے تحت جو نشانہائے مقصود مقرر کیا گیا تھا۔ اس کے مقابلے میں کامیابی کی اوسط ۶۰ اور ۷۰ فیصدی کے درمیان رہی۔ اس سے آگے نہ بڑھ سکی۔ قبل ازیں جو صنعتی پالیسی اختیار کی گئی تھی۔ دوران تقریر میں جناب مرزا مظفر احمد نے اس پر نکتہ چینی کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا کہ صنعتی ترقی کو صحیح خطوط پر استوار نہیں کیا گیا۔ آپ نے فرمایا اس وقت جو صنعتیں قائم کی گئیں ان میں سے بہت سی ایسی تھیں۔ کہ جن کے لئے ملک کے اندر خام مال مہیا نہیں ہو سکتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان صنعتوں کو چالو رکھنے کے لئے باہر سے مال درآمد کرنا پڑا۔ اور اس صورت حال کا زرمبادلہ کے وسائل پر جو پہلے ہی انحطاط پذیر تھے بہت بڑا اثر ہوا۔ آپ نے اس وقت کے صنعتی ترقی کے پروگرام کو غیر متوازن قرار دیا۔

جناب مظفر احمد نے اس خیال کا اظہار فرمایا کہ مجموعی لحاظ سے ملک کی

(باقی صفحہ ۸ پر)

"سوڈان کے انقلاب میں مغرب کا ہاتھ نہیں"

واشنگٹن ۲۱ نومبر۔ ایک امریکی ترجمان نے مصری اخبارات کی اس خبر کو جھوٹ قرار دیا ہے کہ سوڈان کا فوجی انقلاب مغرب نے برپا کرایا ہے۔ سوڈان کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے دفتر خارجہ کے پریس آفیسر مسٹر وائٹ نے بتایا کہ خرطوم سے امریکی سفیر اس سلسلہ میں ایک باقاعدہ درخواست یہاں بھیج رہے ہیں۔ گزشتہ منگل کو امریکہ کے باخبر حلقوں نے کہا تھا کہ سوڈان کو ازسرنو تسلیم کرنے کی ضرورت ہی پیدا نہیں ہوئی۔

چالیس دعاوی واپس لے لئے گئے

کراچی ۲۱ نومبر تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق مغربی پاکستان کے شمالی اور جنوبی زون میں اب تک ۴۰ افراد اپنی متروکہ جائدادوں کے کلیم واپس لے چکے ہیں ان کلیموں کی مجموعی مالیت تو معلوم نہیں ہو سکی۔ لیکن یہ پتہ چلا ہے۔ کہ ان چالیس دعاوی میں سے سترہ کے تحت ۳۰ لاکھ روپیہ معاوضہ طلب کیا گیا تھا۔ یہ تمام دعاوی کراچی میں درج کرائے گئے تھے۔ اور ابھی ان کی تصدیق ہونی باقی تھی۔ وزیر آبادکاری لیفٹننٹ جنرل اعظم خان نے بوگس دعاوی واپس لینے کے لئے جو سخت تنبیہ کی ہے۔ اس کے پیش نظر توقع ہے کہ مزید دعاوی واپس لئے جائیں گے۔ کل کراچی میں ۱۴ دعویداروں کو اس بات کی اجازت دے دی گئی۔ کہ وہ اپنے کلیموں کی مالیت میں تخفیف کر لیں ان میں ۳ دعاوی گیارہ لاکھ روپے کی مالیت کے تھے لیکن اب نظر ثانی کے بعد ان کی مالیت چھ لاکھ روپے رہ گئی ہے۔ یاد رہے کہ پاکستان میں تین لاکھ سے زائد دعاوی داخل کئے گئے ہیں۔

حفاظتی کونسل میں لبنان کی شکایت خارج

نیویارک ۲۱ نومبر۔ لبنان کے وزیر خارجہ مسٹر حسین ذینی کی درخواست پر حفاظتی کونسل اگلے ہفتے اپنے ایجنڈے سے متحدہ عرب جمہوریہ کے خلاف لبنان کی شکایت خارج کر دے گی۔

ملکہ الزبتھ کو عربی گھوڑوں کا تحفہ

عمان ۲۱ نومبر۔ اردن کے شاہ حسین نے اعلیٰ نسل کے دو گھوڑے بطور تحفہ برطانیہ کی ملکہ الزبتھ کو بھیجے ہیں۔

ارجنٹائن کے نائب صدر کا استعفا

بیونس آئرس ۲۱ نومبر ارجنٹائن کی قانون ساز اسمبلی کا اجلاس آج ہو رہا ہے جس میں نائب صدر گومیز کے استعفا کے بارے میں رائے شماری ہوگی۔ خیال ہے کہ نائب صدر گومیز کے اس بیان کے پیش نظر کہ انکا استعفا کا فیصلہ ناقابل تنسیخ ہے۔ اسمبلی ان کا استعفا منظور کر لے گی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ر نومبر ۱۹۵۸ء

مذہب اور یورپ

آج مادہ پرستی اپنے انتہائی نقطہ پر پہونچ چکی ہے۔ ایسے نقطہ پر جہاں پہنچکر معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسانی زندگی کا صحیح مقصد ہم سے بچھڑ گیا ہے اور ہم ایسے بیابان میں پہونچ گئے ہیں جہاں ہم کو اپنی غلطی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ کہ ہم راستہ بھول گئے ہیں۔ افراد کی زندگی کی طرح اقوام کی بھی زندگی ہوتی ہے۔ جس طرح ایک بے راہرو انسان اپنی زندگی کے ایک خاص مرحلہ پر پہنچکر محسوس کرتا ہے۔ کہ وہ راہ مستقیم سے دور ہٹ گیا ہے۔ اسی طرح غلط رو اقوام بھی ایک مرحلہ پر پہونچکر محسوس کر لیتی ہیں کہ وہ زندگی کے صحیح مقصد سے الگ ہو گئی ہیں۔ چنانچہ سائنس کی یکطرفہ ترقی نے آج انسان کو اسی مقام پر پہونچا دیا ہے۔ جہاں وہ محسوس کرنے لگا ہے کہ

ترسم نہ رسی بہ کعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

آج مغرب کے بہت سے دانشمند باوجود انتہائی مادی اور سائنٹفک ترقیوں کے محسوس کرنے لگے ہیں۔ کہ وہ زندگی کا حقیقی مقصد کھو بیٹھے ہیں۔ اور ان کی رگوں میں رنگین خون کی بجائے کوئی بے آب و رنگ مصنوعی سیّال بہنے لگا ہے۔ جو انہوں نے آپ تیار کی ہے۔ جس میں نہ تو وہ گرمی ہے اور نہ رنگینی جس سے زندگی کی دلآویزیاں نشوونما پاتی ہیں۔ اس لئے یہ دانشمند چاہتے ہیں کہ کوئی نیا راستہ تلاش کیا جائے۔ جس سے یہ بیزاریاں اور اکتاہٹیں ختم ہوں۔ اور زندگی میں حقیقی معنے پیدا ہو جائیں۔

ان لوگوں نے غور و خوض کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ جو مرض انسان کو لگا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سائنسی اور مادی یکطرفہ رجحانات نے بے یقینی اور ناامیدی پیدا کر دی ہے۔ انہوں نے محسوس کیا ہے کہ روحانیت جو زندگی کا پانی ہے۔ اس کا چشمہ انسانی جسم میں خشک ہو چکا ہے۔ اور مصنوعی پانی جو سائنس اور علوم مہیا کرتے ہیں۔ وہ تشنگی بجھانے کے لئے کفالت نہیں کر رہا۔ اس لئے اب یہ لوگ روحانیت کے چشمۂ حیوان کی تلاش کر رہے ہیں۔ چنانچہ بہت سے مغربی دل و دماغ مذہب کی طرف تاک لگائے ہوئے ہیں۔ اور جانچ پڑتال کر رہے ہیں۔ کہ اس معاملہ میں مذہب انہیں کیا مدد دے سکتا ہے اور کیا مذہب کے پاس وہ خاص نسخہ موجود ہے۔ جو انسان کی موجودہ مشکلات کی گرہیں کھول سکے۔

مغربی دانشمندوں کو عیسائیت کی توہم پرستانہ اور غیر معقول تعلیمات نے ہی مادہ پرستی کی طرف ہانکا تھا۔ اس لئے وہ اب اس سے بدکتے ہیں۔ وہ اب ذہنیت کے اس مقام پر فائز ہو چکے ہیں کہ مصنوعی تقدس کے تصورات انہیں اپنا گرویدہ نہیں بنا سکتے۔ ان کی نظر حقیقت پسند ہو چکی ہے۔ اب وہ کسی ایسی ہستی پر ایمان لانے کے لئے تیار نہیں۔ کہ جو ایک پہلو سے انسان اور ایک پہلو سے خدا ہو۔ ان کے ذہن میں اب "انسان خدا" کا تصور نہیں سما سکتا۔ وہ اب اس بات پر ایمان لانے کے لئے تیار نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ انسان کی شکل میں آ کر انسانوں کے گناہوں کے لئے صلیب پر چڑھتا ہے۔ اور وہیں اپنا دم دے دیتا ہے۔ اور قبر میں مردہ رہ کر تیسرے دن زندہ ہو کر اپنے پرانے جسم کے ساتھ زمین پر چالیس دن تک پھرتا رہتا ہے۔ اور ایک دن کسی پہاڑی پر جا کر بجسد عنصری آسمان کی طرف پرواز کر جاتا ہے۔

یورپ کا ترقی یافتہ ذہن اب ایسے کھیل کو صحیح مذہب کی بنیاد بنانے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہے۔ اور اگرچہ اناجیل اربعہ میں بہت سی باتیں ویسے بھی اور تماثیل کے رنگ میں ایسی ہیں جو بہت دلکش ہیں۔ اور انسانی اخلاق پر اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ اور انسانی کردار کی تعمیر میں کام دے سکتی ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ انہی تعلیمات کی وجہ سے موجودہ عیسائیت میں کچھ دم خم موجود ہے۔ لیکن یہ تعلیمات بھی اول تو تثلیث کی غیر فطری تھیوری کی وجہ سے آج بے اثر سی محسوس ہوتی ہیں دوسرے ان میں اتنا مبالغہ ہے۔ کہ عملی زندگی کی کسوٹی پر کسی نہیں جا سکتیں۔

ان تعلیمات کو ہم بے شک بالکل ناکارہ نہیں سمجھتے۔ ان کی بے شک کچھ قدر و قیمت ہے۔ لیکن ان کا جو صحیح تصور ہے۔ اگر اس کو مبالغہ آمیزیوں اور تثلیث اور اس کے لوازمات کے توہمات سے علیحدہ کر دیا جائے۔ تو وہ موجودہ عیسائیت قطعاً نہیں رہتی۔ کفارہ، عشائے ربانی وغیرہ رسومات سے اگر ان تعلیمات کو علیحدہ کر لیا جائے۔ تو وہ موجودہ عیسائیت سے بالکل ایک جداگانہ دین کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کی الوہیت اگر ختم کر دی جائے۔ تو موجودہ عیسائیت کا منارہ دھڑام سے نیچے آ گرتا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ایک بشر اور خدا تعالےٰ کے ایک نبی اور رسول اور حضرت مریم صدیقہ ایک خدا پرست اور عفیفہ خاتون کے سوا کچھ نہیں رہتے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اب عیسائی دنیا ایک عظیم بحران سے دوچار ہے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کی مقدس والدہ اب ویسے ہی بشر بن رہے ہیں جیسا کہ انہیں اسلام کی الکتاب میں آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے پیش کیا گیا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت اب رسالت کی شکل میں ظاہر ہو رہی ہے۔ یہ دراصل ایک پل ہے جو عیسائیت کے خارزار سے اسلام کی شاداب اور زرخیز وادیوں کی طرف لاتا ہے۔ اس طرح مغربی دنیا غیر معلوم طور پر اسلام کے قریب سے قریب تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ لیکن ابھی ایک عظیم اعجاز کی ضرورت ہے۔ جو مغربی دنیا کو پورا پورا اسلام کی آغوش میں لے آئے اور اس حقیقت سے ہمکنار کر دے جس کی تمام انبیاء تعلیم دیتے آئے ہیں۔ اور جو قرآن مجید کی صورت میں اب ہمیشہ کے لئے ان مٹ بن گئی ہے۔

وہ حقیقت کیا ہے وہ حقیقت یہ ہے کہ انسان انسان ہے اور خدا خدا ہے۔ البتہ خدا تعالےٰ انسان کی راہ نمائی کے لئے انہی میں سے ایک بشر کو چن لیتا ہے۔ اور اسکو اپنے مکالمہ و مخاطبہ سے سرفراز کرتا ہے جس کے ذریعہ وہ انسانوں کی راہ نمائی کرتا ہے۔ یہ راہ نمائی دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک پہلو شریعت کا ہے۔ اور دوسرا انذار و تبشیر کا۔ شریعت وہ راہ نما اصول ہیں جو انسانی عقل کی راہ نمائی کے لئے ملتے ہیں۔ تاکہ ان پر عمل کر کے انسان اپنی زندگی کا جلد سے جلد مقصد حاصل کر سکیں۔ اور ترقی کی راہیں آسانی اور سہولت سے طے کریں۔ ان کی ایک حد ہے کیونکہ انسانی زندگی اس دنیا میں ایک حد تک ہی ترقی کر سکتی ہے۔ قرآن مجید میں اس پوری حد تک شریعت دے دی گئی ہے۔ اب قیامت تک اس پر اضافہ کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ دوسرا پہلو انذار و تبشیر کا ہے۔ یعنے جب دنیا بگڑ جاتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے کسی فرستادہ کے ذریعہ اس کو متنبہ کرتا ہے۔ کہ سیدھی راہ اختیار کرو۔ ورنہ تباہی کے گڑھے میں گر جاؤ گے۔

ظاہر ہے کہ اب کسی نئی شریعت کی قطعاً ضرورت نہیں رہی۔ اس لئے اب کسی ایسے فرستادہ کی ضرورت نہیں جو شریعت لائے۔ البتہ باوجود کامل شریعت کی موجودگی کے ہر وقت انسان کے بگڑنے کا امکان ہے۔ اور اسکو بار بار راہ راست کی طرف بلانے کی ضرورت باقی رہتی ہے۔

آج جبکہ دنیا فتنہ و فساد کا گہوارہ بن چکی ہے اور سائنس اور مادی ترقیوں نے اسکو تباہی کے کنارے پر لا کھڑا کیا ہے۔ اس کو صرف اللہ تعالےٰ ہی بچا سکتا ہے جیسا کہ وہ ہمیشہ بچاتا رہا ہے یہی اعجاز ہے جو یورپ کو جو صراط مستقیم کی تلاش میں بھٹک رہا ہے۔ صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کر سکتا ہے۔ اور اسکو حقیقی دین کی طرف راہ نمائی کر سکتا ہے۔ اور اسلام کی آغوش میں ڈال سکتا ہے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۸ر نومبر کو عبدالرشید صاحب غنی بی۔ایس سی ڈیمانسٹریٹر تعلیم الاسلام کالج ربوہ ولد بابو عبدالغنی صاحب مرحوم کا نکاح امۃ السمیع بنت چوہدری وزیر محمد صاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

کلماتِ طیّبات سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کلام نفسی کی دو قسمیں اور نبوّت کی حقیقت

اس بات کو خوب یاد رکھو کہ کلام نفسی دو قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی شیطانی جو خیالاتِ فسق و فجور کے سلسلہ میں چلا جاتا ہے اور آرزوؤں کے ایک لمبے سلسلہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب تک انسان ان دونوں سلسلوں میں پھنسا ہوا ہے۔ اسے شیطانی دخل کا بہت اندیشہ ہوتا ہے۔ اور اس امر کا زیادہ امکان ہوتا ہے کہ وہ اس طرح سے نقصان اٹھائے اور شیطان اسے زخمی کر دے۔ مثلاً کبھی کوئی منصوبہ باندھتا ہے کہ فلاں شخص میری فلاں غرض اور مقصد میں بڑا مخل ہے۔ اسے مار دیا جائے۔ یا فلاں شخص نے مجھے نوکر کے بلایا ہے۔ اس کا بدلہ لیا جائے۔ اور اس کی ناک کاٹ دی جائے۔ غرض اسی قسم کے منصوبوں اور ادھیڑ بن میں لگا رہتا ہے۔ یہ مرض سخت خطرناک ہے۔ وہ نہیں سمجھتا کہ ایسی باتوں سے نفس کا کیا نقصان کر رہا ہوں۔ اور اس سے میری اخلاقی اور روحانی قوتوں پر کس قسم کا برا اثر پڑ رہا ہے۔ اس لئے اس قسم کے خیالات سے ہمیشہ بچنا چاہیئے۔ جب کبھی کوئی ایسا بیہودہ سلسلہ خیالات شروع ہو۔ تو فوراً اس کے رفع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے استغفار پڑھو۔ لاحول کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی مدد اور توفیق چاہو۔ اور خدا تعالیٰ کی کتاب کے پڑھنے میں اپنے آپ کو مصروف کر دو۔ اور یہ سمجھ لو۔ کہ اس قسم کے خیالی سلسلہ سے کچھ بھی فائدہ نہیں۔ بلکہ سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔ اگر دشمن مر بھی جائے تو کیا اور زندہ رہے تو کیا۔ نفع و نقصان کا پہنچانا خدا تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ کوئی شخص کسی کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ سعدیؔ نے گلستان میں ایک حکایت لکھی ہے کہ نوشیرواں بادشاہ کے پاس کوئی شخص خوشخبری لے کر گیا۔ کہ تیرا فلاں دشمن مارا گیا ہے اور اس کا ملک اور قلعہ ہمارے قبضہ میں آ گیا ہے۔ نوشیرواں نے اس کا کیا اچھا جواب دیا ؎

مرا بمرگ عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

پس انسان کو چاہیئے کہ اس امر پر غور کرے کہ اس قسم کے منصوبوں اور ادھیڑ بن سے کیا فائدہ اور کیا خوشی۔ یہ سلسلہ تو بہت ہی خطرناک ہے۔ اور اس کا علاج ہے توبہ استغفار، لاحول اور خدا تعالیٰ کی کتاب کا مطالعہ۔ بیکاری اور بے شغلی میں اس قسم کا سلسلہ بہت لمبا ہو جایا کرتا ہے۔ دوسری قسم کلام نفس کی امانی ہے۔ یہ سلسلہ بھی چونکہ بیجا خواہشوں کو پیدا کرتا ہے اور طمع، حسد اور خود غرضی کے امراض اس سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے جونہی کہ یہ سلسلہ پیدا ہو۔ فوراً اس کی صف لپیٹ دو۔ میں نے یہ تقسیم کلام نفس کی بھی کی ہے۔ یہ دونوں قسمیں انجام کار انسان کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ لیکن نبی ان دونو قسم کے سلسلہ کلام سے پاک ہوتا ہے۔

نبوّت کیا ہے؟ یہ ایک جوہر خداداد ہے۔ اگر کسب سے ہوتا تو سب لوگ نبی ہو جاتے۔ نبیوں کی فطرت ہی اس قسم کی نہیں ہوتی۔ کہ وہ اس بیجا سلسلہ کلام میں مبتلا ہوں۔ وہ نفسی کلام کرتے ہی نہیں۔ حالانکہ دوسرے لوگوں کا تو یہ حال ہوتا ہے۔ کہ وہ ان سلسلوں میں کچھ ایسے مبتلا ہوتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا خانہ ہی خالی رہ جاتا ہے۔ برخلاف اس کے نبی ان دونو سلسلوں سے الگ ہو کر خدا تعالےٰ میں کچھ ایسے گم ہوتے ہیں۔ اور اس کے مخاطبہ و مکالمہ میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ ان سلسلوں کے لئے ان کے دل و دماغ میں سمائی اور گنجائش ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کے دل و دماغ میں صرف خدا تعالیٰ کا ہی سلسلہ کلام رہ جاتا ہے۔ چونکہ ان کے پاس صرف وہی حصّہ باقی ہوتا ہے اس لئے خدا تعالےٰ ان سے کلام کرتا ہے اور وہ خدا تعالےٰ کو مخاطب کرتے رہتے ہیں۔ تنہائی اور بیکاری میں بھی جب ایسے خیالات کا سلسلہ ایک انسان کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت اگر کوئی شخص نبی کو بھی ویسی ہی حالت میں دیکھے تو شاید غلطی اور ناواقفی سے سمجھ لے گا۔ کہ اب اس کا سلسلہ کلام بھی خدا تعالیٰ سے نہ ہوگا۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔

نبی کی ہر وقت کی دُعا

نبی ہر وقت خدا تعالیٰ ہی سے باتیں کرتا رہتا ہے۔ اور یہی دعا کرتا رہتا ہے کہ اے خدا میں تجھ سے پیار کرتا ہوں۔ اور تیری ہی رضا کا طالب ہوں۔ مجھ پر ایسا فضل کر۔ کہ میں اس نقطہ اور مقام تک پہنچ جاؤں جو تیری رضا کا مقام ہے۔ مجھے ایسے اعمال کی توفیق دے۔ جو تیری نظر میں پسندیدہ ہوں۔ دنیا کی آنکھ کھول۔ کہ وہ تجھے پہچانے۔ اور تیرے آستانہ پر گرے۔ یہ اس کے خیالات ہوتے ہیں۔ اور یہی اس کی آرزوئیں۔ اور ان میں وہ ایسا محو اور فنا ہوتا ہے کہ دوسرا آدمی اس کو شناخت نہیں کر سکتا۔ نبی اس سلسلہ کو ذوق کے ساتھ دراز کرتا ہے۔ اور پھر اس میں اس مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ اس کا دل پگھل جاتا ہے۔ اور اس کی روح بہ نکلتی ہے۔ وہ پورے زور اور طاقت کے ساتھ آستانۂ الوہیت پر گرتی اور انت ربی۔ انت ربی کہہ کر پکارتی ہے تب اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم جوش میں آتا ہے اور وہ اس کو مخاطب کرتا۔ اور اپنے کلام سے اس کو جواب دیتا ہے۔ یہ ایسا لذیذ سلسلہ ہے کہ ہر شخص اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اور یہ لذت ایسی ہے کہ الفاظ اس کو ادا نہیں کر سکتے۔ پس وہ بار بار مستقی کی طرح باب ربوبیت کو ہی کھٹکھٹاتا رہتا ہے اور وہاں ہی اپنے لئے راحت و آرام پاتا ہے گو وہ دنیا میں ہوتا ہے لیکن دنیا سے الگ ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی کسی چیز کا آرزومند نہیں ہوتا۔ لیکن دنیا اس کی خادم ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کے قدموں پر دنیا کو لا ڈالتا ہے۔

مقامِ نبوّت کی مختصر کیفیت

یہ ہے مختصر حقیقت نبوت کے مقام کی یہاں کلام نفسی کے دونوں سلسلے بھسم ہو جاتے ہیں۔ اور تیسرا سلسلہ شروع ہوتا ہے جس کا مبداء اور انتہا خدا تعالیٰ ہی ہوتا ہے اس وقت وہ خدا تعالیٰ کے مقام کو جذب کرتا ہے۔ اور اس میں اس قسم کے ہذیانات اور اضغاث، احلام نہیں ہوتے جو نفسی کلام میں ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ دنیا سے انقطاع کلی کئے ہوئے ہوتا ہے۔ جیسے ایک نفسانی خواہشوں کا اسیر اپنی محبوبہ سے تعلق پیدا کر کے ہمہ گوش ہو کر تصور کرتا ہے اور اسے نفسانی لذات کا معراج پاتا ہے اور قطعاً نہیں چاہتا کہ وہ کسی دوسرے کو ملے۔ اسی طرح پر نبی خدا تعالیٰ سے اپنے تعلقات کو یہاں تک پہنچاتا ہے کہ وہ اس تنہائی اور خلوت میں کسی دوسرے کا دخل ہر گز پسند نہیں کرتا۔ وہ اپنے محبوب سے ہمکلام ہوتا ہے اور اسی میں لذت اور راحت پاتا ہے وہ ایک دم کے لئے بھی اس خلوت کو چھوڑنا پسند نہیں کرتا۔ لیکن خدا تعالیٰ اس کو دنیا کے سامنے لاتا ہے تا کہ وہ دنیا کی اصلاح کرے اور خدا نما آئینہ ٹھہرے نبی طبعاً ایک لذت اور کیفیت پاتا ہے۔ اور اسے خدا تعالیٰ ہی میں چاہتا ہے۔ اس سے زیادہ میں اس کیفیت و حقیقت کو بیان نہیں کر سکتا۔ اگرچہ دل اس لذت سے بھرا ہوا ہے۔ اور اس ذکر کی درازی اور بھی لذت بخش ہے۔ مگر وہ الفاظ کہاں سے لاؤں جن میں اس کو ظاہر کر سکوں۔

کیا وجہ ہے کہ انبیاءؑ بیویاں اور بچے بھی رکھتے ہیں؟

بعض نادان لوگوں کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ جبکہ انبیاءؑ ایسے فنا فی اللہ ہوتے ہیں اور دنیا اور اس کی لذتوں سے دور بھاگتے ہیں پھر ان کی کیا وجہ ہے کہ وہ بیویاں اور بچے بھی رکھتے ہیں؟ ایسے معترضین اتنا نہیں سمجھتے کہ ایک شخص تو ان باتوں کا اسیر اور ان فانی لذتوں میں فنا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے خلاف انبیاءؑ کا گروہ ان باتوں سے پاک ہوتا ہے یہ چیزیں ان کے لئے محض خادم کے طور پر ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں انبیاءؑ ہر قسم کی اصلاح کے لئے آتے ہیں۔ پس اگر وہ بیوی بچے نہ رکھتے ہوں۔ تو اس پہلو میں تکمیل اصلاح کیونکر ہو۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ عیسائی لوگ معاشرت کے متعلق حضرت مسیحؑ کا دنیا کے روبرو کیا نمونہ پیش کر سکتے ہیں؟ کچھ بھی نہیں۔ جب وہ اس راہ سے ہی ناواقف ہیں۔ اور مدارج سے بے خبر۔ تو وہ کیا اصلاح کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی کمال ہے کہ ہر پہلو میں آپ کا نمونہ کامل ہے دنیا اور اس کی چیزیں انبیاءؑ پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتیں۔ اور وہ فانی لذتوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ بلکہ ان کا دل خدا تعالیٰ کی طرف اس دریا کی ایک تیز دھار کی طرح جو پہاڑ سے گرتی ہے بہتا ہے۔ اور اس کی روئیں ہر خس و خاشاک بہ جاتا ہے۔

غرض انبیاء علیہم السلام ان چیزوں کے غلام نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ چیزیں ان کے لئے بطور خادم ہوتی ہیں۔ اور ان کے اعلےٰ درجہ کے اخلاقی کمالات کا نمونہ ان کے اس ذکر اور ذوق میں جو خدا تعالیٰ کے تصور اور محویت میں انہیں ملتا ہے کچھ ہرج پیدا نہیں ہوتا۔ وہ کچھ ایسے محو اور فنا ہوتے ہیں کہ دنیا سے بالکل الگ ہوتے ہیں جب اس قسم کی ربودگی ہوتی ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ

مرے مولا! تری درگاہِ عالی

(مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں حضور ایدہ اللہ کی تقریر سے متاثر ہو کر)

مرے مولا! تری درگاہِ عالی — مگر پھر بھی ہوں میں تیرا سوالی
گرا ہوں خاک پر مجھ کو اٹھا لے — دعا سُن لے دعائیں سننے والے
یہ دُنیا اور یہ دُنیا کے بکھیڑے — بھلا کیوں درمیاں ہوں تیرے میرے

خُدا بندے کا اور بندہ خُدا کا
تو پھر دل کو کسی سے واسطہ کیا

جوانوں کی جوانی پارسا کر — صحابہ کی جگر دوزی عطا کر
صحابہ اوّلین و آخریں بھی — مکینِ فرش بھی گردوں نشیں بھی
چمک الفت کی جن کی چشمِ نم میں — ابھی کچھ لوگ ہیں موجود ہم میں

یہ لوگ اب آگے آگے جا رہے ہیں
ہم اپنے گھر کو خالی پا رہے ہیں

خلوصِ عشق والی زندگی دے — ہمیں تقویٰ! ہمیں پاکیزگی دے
مسیحا کی مسیحائی عطا ہو — ہمارا ہر نفس اِذنِ شفا ہو
دلوں کو باوفا کر باخُدا کر — یہ گھر تیرے ہیں تو ان میں رہا کر
کسی نے کچھ بنایا تو ہمیں کیا! — نہ ہم نے تجھ کو پایا تو ہمیں کیا!
دلوں کو ہو طلب تیری رضا کی — نظر کو جستجو اپنے خُدا کی
دلِ صافی نگاہِ پارسا دے — سلیقہ گفتگو کا بھی سکھا دے
بتا دے بارشِ الہام کیا ہے — ترا انعام کیا اکرام کیا ہے
ہمیں اپنی محبت کا جنوں دے — جنوں دے اور فزوں سوزِ دروں دے
کوئی کام آپڑے تجھ کو بلائیں — کوئی غم ہو تسلی تجھ سے پائیں
پکاریں تجھ کو بزم آرائیوں میں — اندھیری رات کی تنہائیوں میں
بسا دیں مسجدوں سے سب زمینیں — سجود آثار ہوں اپنی جبینیں
ہجومِ عام یا بزمِ شہاں ہو — ہو تیرا ذکر اور اپنی زباں ہو
بھرے ہوں دل یقینِ اللہ ہُو سے — نظر بھرپور ہو لاتقنطوا سے
رموزِ عارفاں باتیں ہوں اپنی — فرشتوں سے ملاقاتیں ہوں اپنی
دعائے مستجاب اپنی دعا ہو — لقائے یار ہی اپنی غذا ہو
زباں حق گو نگاہیں عارفانہ — جہاں جائیں پکار اُٹھے زمانہ

"یہ بندے نازشِ بزمِ جہاں ہیں
یہ انفاسِ مسیحائے زماں ہیں"

(عبد المنان ناہید)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تاکیدی پیغام

نوجوانوں کے نام

تحریک جدید کے ادارہ کے ماتحت دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے عظیم کام کو انجام دیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے ہمارے بزرگوں نے شاندار قربانیاں کیں۔ اور کر رہے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ خواہشمند ہی نہیں بلکہ سخت فکرمند ہیں کہ جماعت احمدیہ کے نوجوان اب اشاعت اسلام کے لئے خاص قربانیاں کریں۔ بلکہ دوسروں کو بھی لگاتار تحریک کر کے اس عظیم الشان جہاد میں جو تحریک جدید کے ذریعہ سے جاری ہے شامل کریں۔ حضور پُرنور کا تاکیدی پیغام جو جماعت کے نوجوانوں کے نام ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"دفتر دوم کے لئے نوجوانوں کو خصوصاً خدام الاحمدیہ کو چاہیے کہ وہ جہاں جہاں بھی ہوں پورے زور کے ساتھ اس میں حصہ لیں۔ اور دوسروں کو اس میں حصہ لینے کی ترغیب دلائیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ سارے شہر اور علاقہ میں پھریں خود وعدے لکھوائیں اور جو لوگ اس میں شامل نہیں یا جو لوگ مصنوعی طور پر اس میں شامل تھے یعنی ان کے برسرِ روزگار نہ ہونے کی وجہ سے ان کے والدین نے رسمی طور پر ان کی طرف سے حصہ لیا ہوا تھا۔ یا جن لوگوں نے پورے طور پر حصہ لیا ہوا تھا ان سے وعدے لکھوائیں اور پھر ان کی وصولی کی طرف بھی توجہ دیں۔

میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اسی لئے اٹھایا ہے تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے۔ اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا۔ جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں گے کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔"

آج کی تاریخ تک دفتر اول اور دفتر دوم سال $\frac{۲۵}{۱۵}$ کے وعدوں کی رقم کی میزان ایک لاکھ اکہتر ہزار چار سو ستر روپے آٹھ آنہ ہوئی ہے۔ حالانکہ توقع تھی کہ آج کی تاریخ تک اس سے بہت زیادہ وعدوں کی اطلاع مل جائے گی۔ نوجوان بھائیوں سے خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ پوری ہمت سے حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ وعدے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور جماعت کا کوئی ایک فرد بھی ایسا باقی نہ رہے گا جو اس جہاد کبیر میں شامل نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین توفیق عطا کرے تا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی امید کو پورا کرنے والے ہوں۔ آمین

(وکیل المال)

درخواست دُعا

عزیزم نعیم احمد جو آجکل نیروبی میں ہے) کو آج کل اعصابی تکلیف زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب اس کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں کہ شافی مطلق اپنے دست شفا سے عزیز کو جلد جلد کامل شفا اور عافیت عطا فرما دے اور ہماری پریشانیوں کو اپنے فضل و کرم سے دور فرما دے

(خاکسار بشیر احمد بھٹی احمد کمرشل کالج ۱۱/۳ رتہ روڈ راولپنڈی)

خدا تعالےٰ کا نور

خدا تعالےٰ کا نور حاصل کرنے سے انسان کی تمام نحوست دور ہو سکتی ہے آپ اخبار الفضل کے ذریعہ بھی لوگوں کو خدا تعالےٰ کا نور حاصل کرنے کے راستے بتا سکتے ہیں۔ اور ان کی تمام نحوستیں دور کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل)

بیرونی فضا کے متعلق اہم معلومات

(۲)

سوال: کیا ریاستہائے متحدہ کے فضائی پروگرام میں یہ منصوبہ شامل ہے کہ چاند کو اس پروگرام کے ایک مرکز کی حیثیت سے استعمال کیا جائے؟

جواب: چاند تک مختلف راکٹ اور مصنوعی سیارے مختلف آلوں کے ساتھ بھیجے جائیں گے۔ چاند کے گرد گھومنے والے مصنوعی سیارے چاند کے اس رخ کی تصویریں لیں گے جو ہم سے ہمیشہ پوشیدہ رہتا ہے۔ ان تصویروں میں ممکن ہے کہ کوئی نئی بات نہ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان سے چاند کے متعلق کوئی ایسی نئی چیز معلوم ہو جس کا اب تک وہم و گمان بھی نہیں ہے۔ سائنسدانوں کے لئے البتہ یہ سوال بڑی دلچسپی اور اہمیت کا باعث ہے کہ کرۂ قمر کا کوئی مقناطیسی میدان ہے یا نہیں چونکہ زمین کے مقناطیسی میدان کے حقیقی سبب کا اب تک ہمیں قطعی اور واضح طور پر معلوم نہیں ہے۔ اس لئے چاند کا کوئی ایسا میدان ہونے یا نہ ہونے سے ممکن ہے کہ اس مسئلہ پر کوئی روشنی پڑے۔ عام طور پر خیال ہے کہ چاند پر کسی قسم کی زندگی موجود نہیں ہے۔ خواہ وہ کیسی ہی ابتدائی قسم کی کیوں نہ ہو۔ لیکن اس پر بھی پوری طرح یقین نہیں کیا جا سکتا ہے۔ بعض سائنسدانوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ زندگی کی خصوصیات رکھنے والے بعض ذرات۔ جراثیم یا ٹھلیے جو فضائے بسیط میں موجود رہ سکتے ہیں۔ وہ ممکن ہے کہ چاند میں بھی پہنچے ہوں۔ اگر ہمیں اس مفروضے کی جانچ پڑتال کرنی ہے تو یہ ہم کو خیال رکھنا چاہیئے کہ حیاتیاتی نقطۂ نظر سے ہم چاند کی فضا کو "آلودہ" نہ کریں۔ سائنسی نقطۂ نظر سے چاند کو تابکاری سے بھی "آلودہ" نہیں کرنا چاہیئے، تاکہ کرۂ قمر کی قدرتی طور پر حاصل کردہ تابکاری کی ٹھیک ٹھیک پیمائش کی جا سکے۔

سوال۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کائنات کی دیکھ بھال کے ایک مرکز کی حیثیت سے سیارہ زہرہ یا مریخ کو استعمال کیا جا سکے؟

جواب۔ نظام شمسی میں زمین سے قریب ترین سیارے مریخ اور زہرہ ہیں مریخ کے بارے میں ہمیں یہ معلومات حاصل ہیں کہ وہاں زندگی کا کسی نہ کسی شکل میں موجود ہونا قرین قیاس ہے۔ اس کے ساتھ ہی مختلف آلات لے جانے والے کائناتی طیاروں کا ان سیاروں پر پہنچانا بہ نسبت چاند پر آہستہ سے اترنے کے زیادہ آسان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں سیارے فضا رکھتے ہیں۔ جس کی مدد سے وہاں اترنے والے کائناتی طیاروں کی رفتار میں بالکل قریب پہنچ کر کمی کی جا سکتی ہے۔ ان سیاروں کی فضاؤں میں غبارے بھی چھوڑے جا سکتے ہیں جن پر ایسے آلات لگے ہوئے ہوں گے جو موسمیاتی مواد بھی فراہم کریں گے۔ اور ان سیاروں کی سطح کی تمام تصویر کشی بھی کریں گے۔

سوال۔ انسان کب تک چاند مریخ اور زہرہ پر پہنچے گا۔ اور ان سیاروں کی چھان بین کرے گا؟

جواب۔ چاند اور دوسرے قریبی سیاروں تک ایسے "مہول" کا بھیجنا جن پر دور بیٹھے سائنسی طور پر قابو رکھا جا سکے ایک ایسا کام ہے جس میں سائنسدان ابھی خاصے عرصہ تک مصروف رہیں گے۔ لیکن چونکہ انسان فطرتاً بڑا مہم جو واقع ہوا ہے اس لئے ایک ایسا وقت ضرور آئے گا کہ وہ خود ان سیاروں پر پہنچ کر وہاں کے حالات کا مطالعہ کرنے کی اپنی خواہش کو دبا نہیں سکے گا تاہم اس وقت یہ پیشگوئی کرنا مشکل ہے کہ وہ وقت کب آئے گا۔ ممکن ہے کہ وہ وقت اس صدی میں نہ آئے۔ یا پھر ہو سکتا ہے کہ دس بیس سال کے اندر ہی انسان یہ کامیابی حاصل کرے۔

سوال۔ مصنوعی سیارے اور فضائے بسیط کی چھان بین ہماری روز مرہ کی زندگی پر اور کس طرح نظر انداز ہو سکتی ہے؟

جواب مصنوعی سیاروں سے نہ صرف ماہرین موسمیات کو مدد ملے گی بلکہ ان سے عالمی ذرائع رسل و رسائل کی توسیع کا کام بھی لیا جائے گا۔ جس میں براعظموں کے درمیان ٹیلیویژن کا سلسلہ شامل ہے۔

اب تک سمندر پار کے تمام بڑے ذرائع رسل و رسائل کا انحصار سمندری تاروں (کیبل) پر ہے جس کے بچھانے پر کافی رقم خرچ ہوتی ہے۔ یا پھر چھوٹے طول موج کی لاسلکی نشریات (شارٹ ویو ریڈیو) پر ہے لیکن اس میں آفتاب پر برپا ہونے والے برقناطیسی طوفانوں سے خلل واقع ہوتا ہے ٹیلیویژن کی نشریات عملی طور پر ایک مرحلے میں چند سو میل کے فاصلے سے زیادہ تک نہیں پہنچائی جا سکتیں۔ کیونکہ اس میں نہایت چھوٹے طول موج کی برقناطیسی لہریں استعمال ہوتی ہیں۔ جو زمین کی گولائی کے ساتھ ساتھ نہیں مڑتیں۔ یعنی روانی کرتے ہیں مگر اگر وہ زمین کی طرف منعکس نہیں ہوتیں۔ یہ مشکلات مصنوعی سیاروں کی مدد سے دور کی جا سکتی ہیں۔ کیونکہ ان سے نہایت بلندی پر اڑنے والے ایسے مرکزوں کا کام لیا جا سکتا ہے جو برقناطیسی لہروں کو وصول کر کے انہیں دوبارہ نشر (ریلے) کریں۔ مناسب راستوں پر چلنے والے مصنوعی سیاروں کی ایک تعداد جو ضروری آلوں سے آراستہ ہو کر کرۂ ارض کے کسی مقام سے ٹیلیویژن کے اشارے وصول کر کے راست یا کسی اور مصنوعی سیارے کے توسط سے دنیا کے کسی مقام تک دوبارہ پہنچا سکتی ہے۔ ان سیاروں کے لئے برقی طاقت چونکہ شمسی بیٹریوں کے ذریعے فراہم کی جائے گی۔ اس لئے یہ فضا میں شاید برسوں تک کام کرتے رہیں گے۔

سوال۔ کیا ریاستہائے متحدہ کے باشندوں کو اپنی تمام تر کوششیں فضائے بسیط کی تحقیقات پر صرف کر دینی چاہئیں؟

جواب۔ فضائے بسیط سے متعلق تحقیقات سائنس میں نئے مواقع فراہم کرتی ہے لیکن اس سے زمین پر سائنسی سرگرمیوں کی اہمیت میں کوئی کمی نہیں واقع ہوتی۔ کائنات کے بہت سے رازہائے سربستہ کا پتہ زمین ہی کی تجربہ گاہوں میں چلایا جائیگا۔ سائنس اور متعلقہ فنون میں اہل امریکہ کی ترقی اور قوم کی بہبودی اس بات کی متقاضی ہیں کہ ہمارے باقاعدہ سائنسی پروگراموں میں ترقی ہو۔ اور یہ اپنی رفتار میں بغیر کسی کمی کے جاری رہیں۔ حقیقت میں ان کی رفتار اور تیز تر ہونی چاہیئے۔ یہ بات بہرحال امریکی قوم کے لئے مناسب نہیں ہوگی کہ فضائے بسیط سے متعلق سائنسی تحقیقات میں ترقی اس طرح کی جائے کہ دوسرے میدانوں میں ان کی سائنسی کوششیں کمزور ہو جائیں۔

ادارۂ اقوام متحدہ

۲۴ اکتوبر کو یوم اقوام متحدہ منایا جاتا ہے۔ تیرہ سال قبل اسی تاریخ کو اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس موقع پر ۵۱ ابتدائی رکن ملکوں نے اس عالمی ادارہ کے منشور کی توثیق کی تھی۔ آج ۸۱ خود مختار ملک اقوام متحدہ کے رکن ہیں۔

گذشتہ ۱۳ سال میں ادارۂ اقوام متحدہ نے کئی اعتبار سے ان لوگوں کی توقعات کو حق بجانب ثابت کیا ہے جنہوں نے اس سے توقعات وابستہ کی تھیں اور اس نے امن عالم کے حصول اور دنیا کی اقوام کے درمیان تعاون اور بہتر مفاہمت پیدا کرنے کے لئے پیہم اور مسلسل خدمات انجام دی ہیں۔

عالمی حالات نے بین الاقوامی کشمکش کو کم کرنے میں اقوام متحدہ کے مؤثر ہونے کا کافی ثبوت فراہم کیا ہے۔ اقوام متحدہ کی کوشش کی ایک مثال یہ ہے کہ اس نے حال ہی میں سیکرٹری جنرل ڈاگ ہیمرشولڈ کو جنرل اسمبلی کے فیصلہ کے مطابق مشرق وسطیٰ بھیجا تھا۔ ہیمرشولڈ اس علاقہ میں امن و امان قائم کرنے گئے تھے۔ ان کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ وہ عرب ملکوں کو ان کے باہمی تعاون میں مدد دیں تاکہ وہ اپنی خواہشات کو پورا کر سکیں۔

پچھلے سالوں میں اقوام متحدہ نے بہت سے بین الاقوامی مسائل حل کرنے میں مدد دی ہے اور بہت سے مواقع پر کامیابی حاصل کی ہے ان میں بعض کامیابیوں کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ مثال کے طور پر جب نہر سویز کا قضیہ چل رہا تھا تو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے متعلقہ ملکوں کو التوائے جنگ پر راضی کر لیا اور یہ سب کچھ ان ملکوں کے تعاون سے ہی ہو سکا۔

جب ہنگری میں اشتراکیوں کے زیر اقتدار حکومت کے خلاف قومی بغاوت شروع ہوئی۔ اور اس بغاوت کو کچلنے کے لئے روس نے فوجی مداخلت کی تو اقوام متحدہ نے ہنگری کے ان باشندوں کی فوری امداد کا انتظام کیا جو اپنے ملک سے نکل جانے پر مجبور کئے گئے تھے۔ اقوام متحدہ نے ہنگری کے تقریباً ڈیڑھ لاکھ پناہ گزینوں کو تیس ملکوں میں مستقل پناہ دینے کا بندوبست کیا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ہنگری کے واقعات کی تحقیق و تفتیش کے لئے پانچ ممبروں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی نے عینی شہادتوں کی بنیاد پر ایک رپورٹ پیش کی جس کو اقوام متحدہ کی مجلس عام کی بھاری اکثریت کی تائید حاصل ہوئی۔ اس طرح اقوام متحدہ کے کھلے اجلاس میں عوام کے خیالات کو ظاہر کرنے کا موقعہ ملتا ہے اور اقوام متحدہ کی حیثیت دنیا کے ترجمان کی سی ہوتی ہے۔ یہ حق و انصاف کی طاقت ہے۔

اقوام متحدہ ہی کی ساڑھے تین سالہ کوششوں سے ایک بین الاقوامی اٹیمی ایجنسی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس ایجنسی کے قائم ہو جانے سے اس کوشش کا آغاز ہوا کہ اٹیمی طاقت سے تمام بنی انسان کو فائدہ پہنچایا جائے۔ اس قسم کی ایجنسی کی تجویز سب سے پہلے امریکہ کے صدر ڈوائٹ ڈی آئزن ہاور نے اپنی ایک تاریخی تقریر کے دوران میں پیش کی تھی۔

اشاعت اسلام کیلئے مخلصین کا پرجوش لبیک

تحریک جدید سال رواں کے لئے ایک لاکھ چھ ہزار روپیہ سے زائد وعدے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش ہو چکے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ یکم نومبر ۱۹۵۸ء میں تحریک جدید کے سال ۲۵/۱۵ کا اعلان فرماتے ہوئے جماعت کو اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیاں پیش کرنے کی طرف خاص توجہ دلائی تھی۔ الحمد للہ کہ مخلصین جماعت نے حضور کے اس ارشاد کی اطلاع پاتے ہی پاکستان کے مختلف حصوں سے بذریعہ تار و ڈاک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں اپنے وعدوں کی اطلاع بھجوانی شروع کر دی ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر سال پچیس اور سال پندرہ یعنی دفتر اول و دوم کے وعدوں کی رقم کی مجموعی میزان ایک لاکھ چھ ہزار ایک سو ننانوے روپے گیارہ آنے ہو گئی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

لیکن جیسا کہ احباب جماعت کے علم میں ہے کہ تبلیغ اسلام۔ اشاعت قرآن اور تعمیر مساجد کا عظیم الشان کام جو اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں ہو رہا ہے اسے عمدگی سے جاری رکھنے اور اس میں مزید وسعت پیدا کرنے کے لئے ایک دو لاکھ روپیہ نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں کی ضرورت ہے۔ مخلصین کا سچا عزم اور پختہ ارادہ خدا کے فضل اور رحم سے اس مہم کو آسانی سے سر کر سکتا ہے۔

تمام جماعتیں اور ان کے ذمہ دار عہدہ داران اس بات کی طرف خاص توجہ رکھیں کہ جماعت کا کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جو تحریک جدید کے اس مالی جہاد میں شریک نہ ہو۔ اور کوشش فرمائیں کہ جلد سے جلد وعدوں کی رقوم کی مکمل فہرستیں تیار ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوا دی جائیں۔

خدا تعالیٰ کے دین کی مدد کرنے والے ہمیشہ خدا کی حفاظت میں رہتے ہیں اور بچائے جاتے ہیں۔ مبارک وہ جو اس وقت دلیری سے آگے بڑھتا ہے اور اپنے مال سے خدا کی دنیا کی مدد کرتا ہے۔

(وکیل المال اوّل)

سلائی کا سکول اور لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جیسا کہ بہنوں کو علم ہے۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ایک سلائی کا سکول کھولا ہوا ہے۔ تاکہ بہنیں اور بچیاں اس سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے سلائی سیکھیں اور جن کو سلائی آتی ہے۔ وہ آرڈر پہ کام کر کے اپنی چھوٹی موٹی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کوشش کر کے اس سکول کو سرکاری طور پر منظور کروایا ہے۔ اور اب بچیاں دو سال کا کورس کر کے امتحان دے کر سند بھی حاصل کر سکیں گے۔ ہماری بہنوں کی کس قدر خوش قسمتی ہے کہ ہمارا نصرت انڈسٹریل سکول سرکاری طور پر منظور ہو گیا ہے۔

اس سکول میں اس وقت تین استانیاں کام کر رہی ہیں۔ علاوہ سلائی کا کورس پورا کروانے کے قرآن کریم باترجمہ اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک استانی کا انتظام ہے جو باقاعدگی کے ساتھ پڑھائی کروا رہی ہیں۔ اس سکول کی فیس دو اور تین روپے ماہوار ہے۔ ہینڈ ایمبرائڈری سیکھنے والی بہنوں کی فیس دو روپے ماہوار ہے۔ اور مشین ایمبرائڈری سیکھنے والی بہنوں کی فیس تین روپے ماہوار ہے۔

بہنوں سے گذارش ہے کہ وہ اس سکول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہوئے خود بھی داخل ہوں اور اپنی بچیوں کو بھی شامل کریں تاکہ ضروریات زندگی میں سے سب سے زیادہ ضروری چیز جس کے بغیر چارہ نہیں۔ اور اگر یہ چیز نہ آتی ہو تو سلائی کے لئے درزیوں کو سینکڑوں روپیہ سلائی دے کر کپڑے سلوانے پڑتے ہیں اور پھر جو اپنے ہاتھ سے کام ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ کا ہوتا ہے۔

امید ہے کہ بہنیں اس طرف ضرور توجہ کریں گی۔ اور اس سکول سے فائدہ حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ایک مفید رسالہ

نظارت ہذا کی طرف سے "چندوں کے متعلق مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں کی ذمہ داریاں" نامی ۲۴ صفحات کا ایک رسالہ شائع کیا گیا ہے۔ جس میں قرآن مجید اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں چندوں کے متعلق بعض اہم امور کی وضاحت کی گئی ہے۔ خصوصاً نادہندوں اور بے شرح دینے والے احباب کے بجٹوں کے متعلق نظارت بیت المال کا موقف بیان کیا گیا ہے یہ رسالہ تمام جماعت ہائے احمدیہ کے صدران کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھیجا جا رہا ہے۔ صدران کرام کو چاہیئے کہ خود بھی اس رسالہ کا غور سے مطالعہ کریں۔ سیکرٹری صاحب مال اور دوسرے کارکنان کو بھی اس کا مطالعہ کرائیں۔ اور اس رسالہ میں مندرجہ ہدایات پر پوری طرح عمل کرانے کی کوشش کریں۔

اگر کسی جماعت کو یہ رسالہ نہ پہنچا ہو یا اگر کسی جماعت کو اس کی زیادہ کاپیوں کی ضرورت ہو تو نظارت ہذا کو اطلاع کر دی جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

قائدین و زعماء مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش

"تحریک جدید کی بنیاد درحقیقت انہی اصولوں پر ہے جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے اسلام کی بنیاد بھی اس بات پر رکھی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کی تشہیر و ترویج کی جائے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ پیغام دیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس پیغام کو ساری دنیا تک پہنچائیں۔"

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ فرمودہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۸ء)

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہو چکا ہے۔ قائدین و زعماء مجالس سے قوی امید ہے کہ اکناف عالم میں اسلام کے پیغام کی تشہیر اور ترویج کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے اپنی اپنی مجالس کے جملہ افراد کے وعدے اپنے آقا کے حضور پیش کرنے کے لئے مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید کو پہنچا دیں۔ اور اس سلسلہ میں اپنی مساعی سے شعبہ ہذا کو بھی مطلع رکھیں

(مہتمم تحریک جدید۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقت ہے نزدیک تر منزل ہے بہت دور ابھی

کیا آپ وقف جدید کا وعدہ ادا کر چکے ہیں؟ وقف جدید کا پہلا سال دسمبر ۵۸ء میں ختم ہو رہا ہے۔ اگر آپ نے ابھی تک اپنا وعدہ ادا نہیں کیا تو جلدی کیجئے اور اولین فرصت میں اس فرض سے سبکدوش ہو جائیے۔

(انچارج دفتر تحریک وقف جدید)

اعلان نکاح

برادرم صاحبزادہ عبدالرشید خاں ولد صاحبزادہ عبداللطیف خاں صاحب سکنہ ٹوپی تحصیل صوابی۔ ضلع مردان کا نکاح مورخہ ۱۲/۱۱/۵۸ کو محترمہ عزیزہ فاطمہ بیگم صاحبہ بنت خان فیض محمد خان صاحب سکنہ گنگو ڈھیر۔ تحصیل صوابی ضلع مردان کے ساتھ بمقام موضع گنگو ڈھیر۔ محترم مکرم جناب شمس الدین خانصاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ طرفین کے لئے ہر لحاظ سے باعث خیر و برکت گردانے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار صاحبزادہ عبدالحمید خان سکنہ ٹوپی تحصیل صوابی ضلع مردان)

ڈویژنل کمشنروں کو نائب گورنروں کے اختیارات دیئے جائینگے

کوئٹہ و قلات ڈویژنوں کے حکام کی کانفرنس میں گورنر مغربی پاکستان کی تقریر

کوئٹہ ۱۹ر نومبر مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر اختر حسین نے آج یہاں اعلان کیا ہے کہ تمام ڈویژنل کمشنروں کے مالی اور انتظامی اختیارات میں اتنی توسیع کردی جائے گی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں ایک طرح کے نائب گورنر کی حیثیت اختیار کر جائیں گے۔ اور عوام کو روزمرہ کے ہر مسئلہ کے لئے لاہور ہی سے رجوع کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

گورنر نے یہ اعلان آج صبح یہاں کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں کے کمشنروں۔ ڈپٹی کمشنروں پولیٹکل ایجنٹوں اور علاقائی محکموں کے اعلیٰ افسروں کی ایک کانفرنس میں کیا گورنر مسٹر اختر حسین آج ہی صبح سویرے مغربی پاکستان کے لئے مارشل لاء کے ناظم لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا کی معیت میں ہوائی جہاز سے کوئٹہ پہنچے اور سات گھنٹے ٹھہر کر شام کو واپس لاہور چلے گئے۔

گورنر نے کمشنروں اور سرکاری محکموں کے ان تمام سربراہوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا نئے نظام حکومت کے تحت کمشنروں کو محکمانہ سرگرمیوں میں مرکزی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ اب ہر ایک علاقے میں تمام سرکاری محکمے کمشنر کے تحت منظم اور مربوط رہیں گے اور انہیں الگ تھلگ نہیں رہنے دیا جائے گا۔ آپ نے کہا علاقائی محکموں کے تمام سربراہوں اور اعلیٰ افسروں کو زیادہ اختیارات اس لئے دیئے جا رہے ہیں تاکہ سارا کام جلد ختم ہو اور سابق کی طرح سرخ فیتے کا شکار نہ بنا رہے۔

خدمت کا اصول

آپ نے ان افسروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اب آپ لوگوں کو یہ ثابت کرنے کا موقع ملا ہے کہ آپ عوام کے لئے بھلائی کا کام کرسکتے ہیں۔ اب آپ کو چاہیئے کہ روزمرہ کے مسائل اپنے اپنے علاقہ کے کمشنر کو پیش کریں۔ اور کمشنر ہی کے احکام، ہدایات اور مشوروں پر عمل کریں کیونکہ اب وہی آپ کے "راہنما" ہیں۔ اب آپ کو روزمرہ کے ہر مسئلے کے لئے لاہور سے رجوع کرنے کے بجائے کمشنر سے رجوع کرنا ہوگا۔ آپ نے ان افسروں کو ہدایت کی کہ اپنی تمام تر مساعی ملک کی ترقی اور بہتری کے لئے صرف کردیں اور ہر مرحلہ پر "خدمت" کو اپنا ماٹو بنا کر رکھیں۔ آپ لوگ جہاں کہیں بھی متعین ہوں عوام کی صحیح خدمت اور بھلائی اور ان کے تمام حالات کی بہتری کا مقصد پیش نگاہ رکھیں۔ آپ کو ہر ایک مرحلہ پر محنت، کوشش اور سوجھ بوجھ سے کام لینے کی ضرورت ہے

ترقیاتی مسائل

کانفرنس میں گورنر اور لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا کی تقریروں کے بعد دونوں (کوئٹہ و قلات) ڈویژنوں کی ترقیات سے متعلق مسائل زیر بحث آئے۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر نے فیصلہ کیا ہے کہ اس علاقہ سے تعلق رکھنے والے میڈیکل طلبہ کے وظائف کی مقدار بڑھا دی جائے گی۔ نیز مختلف میڈیکل کالجوں میں کوئٹہ و قلات ڈویژنوں کے طلبہ کے لئے نشستوں میں اضافہ کردیا جائیگا۔

شیخ عبداللہ کے مقدمہ کی پیروی

راولپنڈی ۱۹ر نومبر، مشہور قائد کشمیر محمد عبداللہ کے خلاف بھارتی مقبوضہ کشمیر کے کد جیل میں سازش کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اس میں شیخ عبداللہ کی پیروی کے لئے ان کے ایک پرانے ساتھی اور مظفر آباد کے ممتاز وکیل شیخ عبدالحمید یہاں سے جموں روانہ ہونے والے ہیں۔ شیخ عبدالحمید کافی عرصہ کشمیر ہائی کورٹ کے سینئر وکیل رہ چکے ہیں وہ تیرہ سال تک ریاستی اسمبلی کے رکن بھی رہے ہیں۔

ضلع لاہور چاول، دھان اور چنے کی نقل و حمل

لاہور ۱۹ر نومبر ایک سرکاری اعلان کے مطابق سرحدی علاقے کے علاوہ ضلع لاہور میں چاول، دھان اور چنے کی نقل و حمل پر کسی قسم کی پابندی نہیں۔ نقل و حمل ہر ذریعے سے کی جاسکتی ہے۔ لاہور کے ڈیلروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ فوراً قصور اور ضلع کے دوسرے حصوں سے چاول اور چنے کے ذخائر لے آئیں جہاں یہ ذخائر کافی مقدار میں موجود ہیں علاقہ لاہور کے چاول پیدا کرنے والے اضلاع کے منظور شدہ تاجروں کو اجازت ہے کہ وہ محکمہ خوراک کے پاس ہر دس وگین چاول بیچنے کے بعد ایک وگین سیلا چاول اپنے دوسرے گاہکوں کو دیدیں اسی طرح ان تاجروں کو اجازت ہے کہ وہ ٹوٹا چاول کا بیس فیصد دوسرے گاہکوں

نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر ملتان کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۲ر دسمبر ۱۹۵۸ء کو تین بجے دوپہر تک شیڈیول ریٹ کے سربمہر ٹنڈرز مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈرز اسی روز سوا تین بجے بعد دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت	زرضمانت
(۱) الف۔ میاں چنوں ریلوے سٹیشن پر عورتوں اور مردوں کے لئے درمیانے درجے کے انتظار کے کمروں کی تعمیر۔	۱۶۰۰/- روپے	۴۰۰/- روپے
ب۔ میاں چنوں ریلوے اسٹیشن پر عورتوں اور مردوں کے درمیانے درجے کے انتظار کے کمروں میں سینٹری فٹنگز کی فراہمی۔	۲۵۰۰/- روپے	

ٹنڈر داخل کرنے والے الف اور ب کے لئے علیحدہ نرخ درج کریں۔

ٹنڈرز لازمی طور پر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں۔ یہ فارم دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے ۲ر دسمبر ۱۹۵۸ء کو ایک بجے بعد دوپہر تک اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے۔ اور غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے چار روپے فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ فارموں کی قیمت واپس نہ ہو سکے گی۔

ان ٹھیکیداروں کو جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں ہیں۔ چاہیئے کہ وہ اپنے ٹنڈروں کے ہمراہ سابقہ تجربے اور مالی حیثیت سے متعلق ضروری سرٹیفیکیٹوں کی نقول بھی پیش کریں۔ جن پر گزیٹڈ افسروں کی تصدیق بھی درج ہو۔ جن ٹنڈروں کے ہمراہ پوری تفصیلات نہ ہوں گی وہ مسترد کردیئے جائیں گے۔

تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف درخواست پیش کرنے پر دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان)

صوبہ دہلی میں بچوں کا اغوا

نئی دہلی ۲۰ر نومبر۔ پچھلے سال صوبہ دہلی میں کل ۱۲۵ بچے اغوا کئے گئے۔ بھارتی وزیر داخلہ پنڈت پنت نے کل پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ سال رواں میں یکم مئی اور ۳۱ر اکتوبر کے درمیان ۶۹ بچے اغوا کئے گئے۔ جن میں سے ۵۷ بچے پولیس نے برآمد کر لئے۔ اسی مدت کے دوران میں ۳۶ اشخاص کو اغوا کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔

بھارت میں اغوا کی وارداتیں عام ہیں اور اغوا شدہ بچوں کو گداگری اور غیر اخلاقی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے

بیروت ایجنٹ ز ۲۰ر نومبر۔ ارجن ٹائن کی قانون ساز اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں نائب صدر گومیز کے استعفے کے بارے میں رائے شماری ہوگی۔ خیال ہے نائب صدر گومیز کے اس بیان کے پیش نظر کہ ان کا استعفا کا فیصلہ ناقابل تنسیخ ہے۔ اسمبلی ان کا استعفا منظور کرے گی

ایڈیشنل ججوں کا عارضی تقرر

کراچی ۲۰ر نومبر۔ کل صدر نے سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ میں زائد کام سے نبٹنے کے لئے ایڈیشنل ججوں کے تقرر کے متعلق حکم جاری کیا ہے۔ یہ حکم فی الفور نافذ ہو گیا ہے اور اس میں کہا گیا ہے۔ اگر سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ میں کام عارضی طور پر بڑھ جائے یا بقایا کام زیادہ ہو جانے کے باعث صدر کو محسوس ہو کہ ان عدالتوں میں ججوں کی تعداد عارضی طور پر بڑھا دی جانی چاہیئے تو صدر ایسے افراد کو جو جج کی حیثیت سے تقرر کے لئے موزوں اہلیت رکھتے ہوں سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کا ایڈیشنل جج ایک معین مدت کے لئے مقرر کریں گے جو دو سال سے زائد نہیں ہوگی۔

غلط دعاوی کی چھان بین کے لئے سراغ رسانی کا محکمہ قائم کیا جائیگا

مہلت ختم ہونے پر محکمہ کی ساری مشینری ہنگامی بنیاد پر حرکت میں آجائیگی

لاہور ۲۱ نومبر۔ مرکزی وزیر بحالیات لیفٹنٹ جنرل محمد اعظم خان ملتان سے لاہور پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے کل صبح ملتان میں ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ افسروں سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ جھوٹے اور مبالغہ آمیز دعاوی کی چھان بین کے لئے سراغ رسانی کا ایک محکمہ قائم کیا جارہا ہے۔ اسی طرح محکمہ بحالیات بھی کارکردگی کا معیار بہتر بنانے کے لیے بعض نئے قوانین اور تو اعد تیار کئے جارہے ہیں۔ غلط دعاوی واپس لینے کی مہلت ختم ہونے پر محکمہ کی ساری مشینری ہنگامی بنیاد پر حرکت میں آجائے گی۔

وزیر بحالیات نے بوگس کلیم پیش کرنے والوں کو متنبہ کیا کہ وہ اپنے دعاوی واپس لے لیں اور مقررہ مدت کے اندر متروکہ جائیداد پر ناجائز قبضہ کی اطلاع دیں۔

جنرل محمد اعظم خاں نے کہا کہ جو نوے لاکھ مہاجرین غیر یقینی حالات میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کی آبادکاری کے بعد ملک کی حقیقی ترقی کا آغاز ہوگا۔ جنرل اعظم خاں نے کہا۔

"مجھے اس امر کا احساس ہے کہ محکمہ بحالیات کو سابقہ دور حکومت سے بڑی بُری شہرت ورثہ میں ملی ہے۔ اب میں حکام کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ کمر ہمت باندھیں۔ اور ٹھوس کام کریں۔ اگر ہم اپنے کام کی تکمیل میں کامیاب رہے تو آنے والی نسلیں ہماری شکر گذار ہوں گی۔ اور آپ لوگ بڑے سے بڑے اعزاز کے مستحق ہوں گے۔ ہمارے عوام اور قوم کا جذبہ شکر و محبت ہی آپ کے لئے سب سے بڑا اعزاز ہوسکتا ہے"

جنرل اعظم خاں نے یہ رائے ظاہر کی کہ اگر ہر شخص کوشش کرتا تو پاکستان قائم ہونے کے بعد پہلے ہی سال مہاجرین کا مسئلہ حل ہوسکتا تھا۔ آپ نے سیاست دانوں پر الزام عاید کیا کہ انہوں نے اپنے اور اپنے احباب کے مفاد کی خاطر نوے لاکھ مہاجرین کا مفاد قربان کر دیا۔ وزیر بحالیات نے حکام کو مشورہ دیا کہ بہ کسی خوف اور رو رعایت کے بغیر عوام کے لئے کام کریں اور زندگی کے ہر شعبہ رشوت ستانی اور دوسری بدعنوانیاں ختم کر دیں۔ جنرل اعظم خان نے کہا۔ وابہر معاملہ بالکل سیدھا سادا اور صاف ہے اور اس لئے آپ اپنے ضمیر کے مطابق انصاف کریں۔ آپ کلیموں کی بابت کو جانچ کر حد تک جائیں اور بوگس کلیم پیش کرنے والوں کو جیل بھیج دیں۔ جن مقامیوں اور دوسرے لوگوں نے متروکہ جائیداد پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے یہ جائیداد فوراً

واپس مالکوں کو نہ کی تو ان کے خلاف مارشل لاء قواعد کے تحت انتہائی سخت کارروائی کی جائے گی۔

لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں کی تقریر کے بعد کمشنر ملتان ڈویژن مسٹر عطا محمد لغاری نے وزیر بحالیات کو مکمل تعاون کا یقین دلایا

وزیر بحالیات نے بعد ازاں نواحی بستی ۲۷ کا معائنہ کیا۔ بعض لوگوں نے شکایت کی کہ سیمنٹ، لوہے عمارتی لکڑی اور ایندھن کی کمی کے باعث تعمیر کا کام رکا پڑا ہے۔ چنانچہ وزیر بحالیات نے حکم دیا کہ ڈپٹی کمشنر کی زیر صدارت عمارتی سامان کی فراہمی کے سلسلے میں ایک کمیٹی قائم کی جائے وزیر بحالیات کو بتایا گیا کہ جب تک لوہے کی تھوک فروشی چند لوگوں کے ہاتھ تک محدود رہے گی۔ لوہے اور فولاد کی گرانی اور مصنوعی قلت ختم نہیں ہوگی۔ اس پر لیفٹیننٹ جنرل اعظم خان نے یقین دلایا کہ چور بازاری اور ناجائز منافع اندوزی کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔

وزیر بحالیات آج شام لاہور پہنچے ہیں۔ بیٹلمنٹ کمشنر مسٹر نصیر احمد آپ کے ہمراہ تھے۔

معاشرتی بہبود کی کونسل کا اجلاس

لاہور ۲۱ نومبر۔ مغربی پاکستان معاشرتی بہبود کی کونسل کا ایک ہنگامی اجلاس پیر ۲۴ نومبر کو دس بجے صبح سول سیکرٹریٹ لاہور میں منعقد ہوگا۔

کونسل کی تشکیل نو کے بعد یہ اس کا پہلا اجلاس ہے۔ توقع ہے کہ اجلاس میں پالیسی سے متعلق اہم معاملات پر غور کیا جائے گا۔ اور صوبہ بھر میں معاشرتی بہبود کی جتنی رضاکار انجمنیں قائم ہیں۔ ان میں رابطہ قائم کرنے کے سلسلے میں کونسل کا آئندہ طریق کار طے کیا جائے گا۔ اجلاس کی صدارت کونسل کے نئے صدر مسٹر جی۔ ایم ڈی جیلانی سیکرٹری محکمہ معاشرتی بہبود و بلدیات کریں گے

مغربی پاکستان کے فنانشل سیکرٹری جناب مرزا مظفر احمد کی تقریر

(بقیہ صفحہ اوّل)

موجودہ صنعتی صورت حال بالکل اطمینان بخش ہے اور ملک بھر میں صنعتی پیداوار میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے اس خیال کا بھی اظہار فرمایا کہ پانچ سالہ منصوبے میں زراعت کیطرف اتنی توجہ نہیں دی گئی جتنی دی جانی چاہیئے تھی۔ مزید برآں بعض مخالف عوامل کی وجہ سے گزشتہ سالوں میں زرعی پیداوار گرتی چلی گئی

آپ کے نزدیک سیم، تھور، سیلابوں کی کثرت، نہری پانی کی قلت، زرعی اصلاحات کی غیر یقینی صورت حال اور زرعی قرضوں کی سہولتوں میں کمی وہ اصل اسباب تھے کہ جن کی وجہ سے زرعی پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ پانچ سالہ منصوبے میں زرعی ترقی کی طرف خاطر خواہ توجہ نہ دینے کا قومی معیشت پر برا اثر پڑا حالانکہ صنعتوں پر جتنی توجہ مرکوز کی گئی تھی اگر اس کے دس فیصدی کے برابر بھی توجہ غذائی پیداوار بڑھانے کی طرف دی جاتی تو اس میدان میں کافی کچھ ترقی ہو سکتی تھی۔

ملک کی زرعی صورت حال کا امریکہ کی زرعی صورت حال سے مقابلہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا پاکستان میں مجموعی آبادی کا ۸۰ فیصدی حصہ زراعت پیشہ لوگوں پر مشتمل ہے اس کے بالمقابل امریکہ میں جو لوگ زراعت پیشہ ہیں ان کی تعداد دس یا بارہ فیصدی سے زیادہ نہیں ہے۔ اس کے باوجود امریکہ میں اس کی اپنی ضرورت سے کہیں زیادہ مقدار میں خوراک پیدا ہوتی ہے۔

موجودہ اقتصادی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا حکومت پاکستان کی مالی پالیسیوں پر آجکل نظر ثانی ہو رہی ہے بلکہ نظر ثانی کا کام ایک حد تک مکمل بھی ہو چکا ہے۔ ان نئی پالیسیوں کے اثرات ۱۹۶۱ء تک منصۂ شہود پر آجائیں گے اور اسوقت تک عوام یہ محسوس کرنے لگیں گے کہ فی الواقعہ بہتری کی صورت پیدا ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا ان پالیسیوں کے نتیجہ میں قومی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔

جناب مرزا مظفر احمد صاحب نے اس خیال کا اظہار فرمایا کہ اور زیادہ زمین زیر کاشت لانے سے زرعی میدان میں ترقی کی صورت نکل سکتی ہے۔ آپ نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ حکومت کو فی ایکڑ پیداوار بڑھانے پر اور زیادہ توجہ مرکوز کرنی چاہیئے۔

آپ نے طلبہ کو نصیحت کی کہ انہیں ملک کی اقتصادی پالیسیوں میں گہری دلچسپی لینی چاہیئے اور حکومت کے افسران کو اپنی رائے سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ آپ نے یقین دلایا کہ حکومت کے افسران ان کے اس جذبے کی قدر کریں گے۔

قبل ازیں اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل جناب قاضی محمد اسلم صاحب نے کالج کیطرف سے فنانشل سیکرٹری کو خوش آمدید کہتے ہوئے طلبہ سے ان کا تعارف کرایا اور کہا کہ جناب مرزا مظفر احمد صاحب کا شمار ملک کے چوٹی کے ماہرین اقتصادیات

ضروری تصحیح!

الفضل مورخہ ۲۰ر نومبر ۱۹۵۸ء کے اداریہ میں لکھا گیا ہے کہ:۔

"واقعہ ہے کہ شہنشاہ ایران اسی روز قتل کر دیا گیا تھا۔ یہ عظیم الشان نشان تھا۔ اگر ابوجہل اور ابولہب اور انکے ساتھیوں میں سعادت کی رمق بھی ہوتی تو وہ اس سے عبرت حاصل کرتے"

تاریخی ترتیب کے لحاظ سے یہ غلط ہے کیونکہ ابوجہل اور ابولہب اس واقعہ سے بہت پہلے ہی ختم ہو چکے تھے۔ یہاں ابوجہل اور ابولہب کی بجائے ان کے وہ ساتھی مراد لئے جائیں جو اس واقعہ کے وقت زندہ تھے۔